104257-لباس شہرت

سوال

کیا کھلاڑیوں اور فنکاروں کا لباس ممنوعہ لباس شہرت میں شامل ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

لباس کے معاملہ میں شرعی راہنمائی یہ ہے کہ لوگوں کے لیے اس سلسلہ میں میانہ روی اور اعتدال اختیار کرنا مستحب ہے ، نہ تو اس میں اسراف و فضول خرچی کریں ، اور نہ ہی غرور و فخر اور تکبر ، اور نہ ہی وہ ردی اور گندا اور پھٹا پرانا لباس زیب تن کریں.

اس لیے سب امور میں اعتدال مندوب ہے ، جس میں لباس بھی شامل ہوتا ہے ، جس سے انسان گرمی و سردی سے بچاؤ اور لوگوں کے لیے خوبصورتی و جمال اختیار کرتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اے بنی آدمی تم مسجد میں حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو ، اور خوب کھاؤ پیئو اور حد سے تجاوز مت کرو بے شک اللہ تعالی حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا}.الاعراف (31).

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" بغیر کسی اسراف و فضول خرچی اور فخر و تکبر کے کھاؤ اور صدقہ و خیرات کرو اور لباس پہنو "

سنن نسائی حدیث نمبر (2559) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے :

" جو چاہو کھاؤ ، اور جو چاہو پہنو ، لیکن اسراف و فضول خرچی اور فخر و تکبر مت کرو " انتہی.

مصنف ابن ابی شیبۃ (171/5).

لباس شہرت کے متعلق خاص کر کچھ احادیث وارد ہیں جن میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ حدیث میں شامل ہے :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" جس نے بھی دنیا میں لباس شہرت پہنا اللہ تعالی اسے روز قیامت ذلت والا لباس پہنائیگا "

سنن ابوداود حدیث نمبر (4029) اور نسائی نے سنن الکبری (460/5) اور ابن ماجہ حدیث نمبر (3606) اور امام احمد نے مسند احمد (92/2) وغیرہ نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی اور شیخ ارناؤوط نے اسے حسن قرار دیا ہے.

اس لیے جس نے بھی ایسا لباس زیب تن کیا جس میں اسراف و فضول خرچي ظاہر ہو اس کے معاشرے کے مطابق فضول خرچي معلوم ہوتی ہو تو اس میں تکبر و غرور و فخر کا شائبہ پایا جاتا ہے.

یا پھر جس نے بھی اپنے معاشرے کے مطابق ایسا لباس پہنا جو ردی و بیکار ہو جس سے وہ زہد و عبادت محسوس کرے تو اس نے قصد و اعتدال سے تجاوز کیا اور صحیح راہ سے بھٹک گیا.

سرخسی رحمہ اللہ "المبسوط" میں لکھتے ہیں :

" مراد یہ ہے کہ وہ انتہائی خوبصورت و قیمتی لباس مت پہنے کہ لوگ انگلیوں کے ساتھ اس کی جانب اشارہ کریں، یا پھر ایسا پراگندہ اور بوسیدہ لباس زیب تن کرے کہ لوگ اس کی جانب انگلیوں سے اشارہ کرنے لگیں، کیونکہ ان میں سے ایک لباس میں تو اسراف و فضول خرچي ہے، اور دوسرے میں بخل اور سب سے بہتر میانہ روي ہے " انتہی.

دیکھیں : المبسوط (268/30).

اور الموسوعہ الفقھیۃ میں درج ہے :

" اور اس سے بٹن لگا کر لباس پہننا مکروہ ہے کیونکہ یہ شہرت میں شامل ہوتا ہے، اور اگر اس سے فخر و تکبر یا تواضع کا اظہار کرنا مقصود ہو تو یہ حرام ہے، کیونکہ یہ ریاء کاری ہے " انتہی.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (136/6).

اس میں میزان اور مقیاس لوگوں کی عادات اور جس معاشرہ میں انسان رہتا ہے اسکا رواج ہے، اس لیے جو ان کے معاشرہ اور عادات میں اسراف و فضول خرچي یا پھر فخر و تکبر یا ردی اور بیکار شمار ہو یہ قابل مذمت اور مکروہ ہے، اور اس شہرت میں شامل ہوتا ہے جس سے بعض صحابہ اور تابعین نے منع کیا ہے.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں :

" جس نے بھی شہرت والی چادر یا لباس شہرت زیب تن کیا تو اللہ تعالی اسے روز قیامت آگ پہنائیگا "

مصنف ابن ابی شیبۃ (81/6).

اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" دو شہرتیں ناپسند کیا کرتے تھے : وہ اچھا لباس جس سے شہرت ہوتی ہو، اور لوگ اس کی جانب اپنی نظریں اٹھائیں، اور وہ ردی لباس جس میں وہ حقیر لگے اور اس کے دین کو نیچا سمجھا جائے "

دوم :

اور لباس شہرت میں وہ لباس بھی شامل ہوتا ہے جو معاشرے کے رسم ورواج اور عادات کے مخالف ہو اور ناپسند کیا جائے، اور وہ لباس جو اپنی ہئیت یا رنگ میں اس معاشرے میں پسند نہ ہو یا اس سے مانوس نہ ہوں، جس کے نتیجہ میں لوگ اس کے متعلق باتیں کریں اور اس کی غیبت کریں، اور اس کی نیت و مقصد کے متعلق باتیں بنائیں.

حالانکہ مسلمان شخص کو غیبت و چغلی سے منع کیا گیا ہے اور پھر مسلمان کو یہ بھی حکم ہے کہ وہ اپنے آپ سے غیبت کو روکے، لیکن ایسا لباس جسے لوگ کراہت سے نہ دیکھتے ہوں، اور اسے عجیب نہ سمجھتے ہوں، بلکہ اسے دیکھنے کے عادی ہوں یا پھر اسے قبول کرتے ہوں اگر تو وہ لباس ستر کو چھپانے والا ہو تو پھر اسے پہننے میں کوئی حرج نہیں.

عدی بن الفضل رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے ایوب کہنے لگے :

تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں جیسے جوتے بناؤ.

وہ کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا، توانہوں نے کچھ ایام انہیں پہنا اور پھر چھوڑ دیا، تو میں نے اس کے بارہ میں انہیں کچھ کہا تو وہ کہنے لگے :

میں دیکھتا ہوں کہ لوگ انہیں نہیں پہنتے" انتہی.

اسے ابن ابی الدنیا نے التواضع والخمول (62) میں روایت کیا ہے.

اور حصین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

زبید الیامی نے برانڈی (برنس) پہنی، وہ کہتے ہیں تو میں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کو اس پر انہیں عیب لگاتے ہوئے سنا.

راوی کہتے ہیں : تو میں نے انہیں کہا : لوگ یہ پہنا کرتے تھے، توانہوں نے جواب دیا جی ہاں! لیکن جو لوگ یہ پہنا کرتے تھے وہ فوت ہو چکے ہیں، اور اگر آج کوئی یہ پہنے تو لوگ اسے شہرت دیں گے اور اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کرینگے"

مصنف ابن ابی شیبۃ (81/6).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہیں :

"ایسا لباس زیب تن کرنا جو لوگوں کی عادات و رسم و رواج کے خلاف ہو مکروہ ہے، کیونکہ اسمیں شہرت پائی جاتی ہے یعنی اس سے وہ لوگوں کے ہاں مشہور ہو گا، اور لوگ اس کی جانب انگلیوں سے اشارہ کرینگے، اس لیے مکروہ ہے تا کہ یہ چیز انہیں اس کی غیبت کرنے پر نہ ابھارے، اور وہ اس کی غیبت کرکے گناہ کے مرتکب ہوں.

لسان العرب میں ہے :

شہرت یہ ہے کہ : قباحت میں کسی چیز کا ظاہر ہونا حتیٰ کہ لوگ اسے مشہور کر دیں" انتہی مختصرا.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (6/136-137).

سوم :

ہمارے اس دور میں لباس شہرت کے حکم پر کئی ایک اسباب و عوامل مؤثر ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں :

1-لوگوں کی حالت میں وسعت کا آجانا، اور دنیا بکثرت حاصل ہونا، اور ان کے ہاتھوں میں مال پھیلنا، جس کی بنا پر ان کے لیے اچھے اور قیمتی قسم کے لباس خریدنے میں آسانی ہوگئی ہے.

2-آج کل کئی قسم اور مختلف شکلوں میں صنعت کا پھیل جانا، اور کئی قسم کے لباس مارکیٹ میں آجانا، چنانچہ لاکھوں فیکٹریاں روزانہ نت نئے ڈیزائن تیار کرتی ہیں جو آج کل دنیا کے کونے کونے میں پھیل رہے ہیں، لہذا لوگ ہر نئی چیز پہننے کے عادی ہو گئے ہیں، اور ہر تبدیلی کی قبول کرنے لگے ہیں، اور ایسے لباس بہت کم ہیں جنہیں معاشرے مطلقا قبول نہیں کرتے.

3-جنسیں اور قوموں کا آپس میں اختلاط، اور ملکوں میں لوگوں کا کثرت سے سفر کرنا، چنانچہ کوئی بھی ملک اپنے باسیوں پر ظلم کرنے والا شمار نہیں ہوتا، بلکہ ایک ملک ہی اپنے اندر مشرق و مغرب کے رہنے والوں کی ایک بڑی تعداد اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، جو ایسا لباس قبول کرنے میں اثرانداز ہونے کا سبب ہے.

4-پھر میڈیا مختلف شکل میں اتنا پھیل چکا ہے جس کا اس مختلف قسم کے نوع واشکال والے لباس اور اسے لوگوں میں منتقل کرنے میں بہت زیادہ اثر ہے، اور لوگ اس سلسلہ میں ایک دوسرے سے استفادہ کرتے ہیں.

یہ سب شرعی لباس کی فقہ میں اثرانداز ہوا ہے، چنانچہ شریعت مطہرہ نے معاملہ کو لوگوں کے عرف وعادات کی جانب پلٹایا ہے، جو کہ اوپر بیان کردہ چار عوامل واسباب کی بنا پر متاثر ہو چکی ہیں، جس نے سابقہ دور اور صدیوں میں پائے جانے والے لباس کے حکم میں بہت ساری تبدیلی کر کے رکھ دی ہے.

چنانچہ ہماری رائے میں کھلاڑیوں کا لباس اگر وہ مکمل ستر پوشی کرتا ہو یا انگریزی سوٹ، یا مختلف قسم کے کاریگروں اور معین پیشہ والوں کا لباس مثلا ڈاکٹر حضرات کا لباس، یا پھر قاضیوں اور عام ملازمین اور مزدوروں کا لباس مذموم شہرت میں شامل نہیں ہوتا، اور اصلا یہ شہرت کے معنی پر محمول نہیں ہے، نہ تو اسراف وفضول خرچی اور فخر وتکبر کے اعتبار سے، اور نہ ہی معاشرے کی مخالفت کے اعتبار سے.

لیکن اگر کسی نے ایسے معاشرے میں یہ لباس زیب تن کیا جس نے اپنی ثقافت وعادات کو محفوظ رکھا ہو، اور وہ ان سابقہ چار عوامل واسباب سے متاثر نہ ہوا ہو تو وہ اپنی قوم میں عجیب و غریب نظروں سے دیکھا جائیگا، تو اس شخص کے حق میں یہ لباس مکروہ ہے، اور اسے ایسا لباس زیب تن نہیں کرنا چاہیے جو اس کی عادات وثقافت کے مخالف ہو، اور اگر اس نے اس سے ریاء ودکھلاوا اور تزکیہ نفس کا مقصد رکھا، یا پھر زہد کا اظہار یا تکبر وغرور فخر ظاہر کرنا چاہا تو وہ گنہگار ہوگا، اور اس کے لیے یہ لباس پہننا حرام ہوگا.

چہارم :

یہ مخفی نہیں کہ سب سے اہم شرط جو سابقہ کلام کو مقید کرتی ہے وہ یہ کہ : لباس ستر کو مکمل چھپانے والا ہو، نہ تو شفاف اور باریک ہو کہ جلد اور ستر کا رنگ واضح کرے، اور اسی طرح حجم بھی واضح نہ کرتا ہو، اور نہ ہی اس میں دوسرے مذاہب وادیان کے لباسوں سے مشابہت ہوتی ہو، اور نہ وہ عورتوں، یا فاسق وفاجر کے لوگوں کے لباس سے مشابہت رکھتا ہو، اور نہ ہی مردوں کے لباس میں ریشمی لباس ہو، اگر اس میں یہ شروط نہ پائی جائیں تو پھر وہ لباس زیب تن کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کی خرید وفروخت جائز ہے.

آج جو لباس کھلاڑی پہنتے ہیں اس پر غور کیا جائے تو اکثر کھلاڑیوں کا لباس شرعی طور پر مطلوب قواعد وضوابط پر پورا نہیں اترتا، یا تو وہ لباس اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ ران کا اکثر حصہ بلکہ پوری ران ہی ننگی ہوتی ہے، یا پھر اتنا تنگ ہوتا ہے کہ شرمگاہ کا حجم واضح کرتا ہوا نظر آتا ہے، تو اس طرح کا لباس زیب تن کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ شرعی قواعد وضوابط کے مخالف ہے.

اور جو شخص گانے بجانے اور فنکاروں اور اداکاروں جیسا لباس زیب تن کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تو شر و فساد کے باب نے اس نے بہت کچھ فتنہ و شر اکٹھا کر لیا، جب وہ ان فاسق و فاجر اور معصیت میں ڈوبے ہوئے لوگوں کی مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے.

حالانکہ اس پر واجب تو یہ تھا کہ وہ معصیت و نافرمانی کو ناپسند اور اس سے کراہت کرتا، اور ان کے شعار و علامت اور لباس سے بغض رکھتا، اور اس فتنہ میں پڑے ہوئے اور ایسے لوگوں سے اجتناب کرتا اور ان سے دور رہتا؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (4031).

اس لیے ایسا لباس وغیرہ زیب تن کرنا جائز نہیں جو گانے بجانے اور اداکاروں اور موسیقاروں کا امتیاز ہو، اصل میں تو مسلمان شخص کو ایسے شخص کی نقل کرنی چاہیے جو علم و فضل اور تقوی والا ہو، لیکن معصیت و نافرمانی والے شخص کی نقالی کرنا اللہ تعالی کی ناراضگی اور غضب کا سبب ہے.

مزید آپ سوال نمبر (36891) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.